تذکرۃ الاولیاء



مرتبہ

مولانا زبیر افضل عثمانی

فرید مبین پبلشرز ناظم آباد کراچی ۱۸

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (القرآن)

تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مصنفہ

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا زبیر افضل عثمانی

محمد عبد العلیم مظفر

ناشر

قیمت ۲۴/- روپے

فرید مبین پبلشرز ناظم آباد کراچی

تذکرۃ الاولیاء

مترجم ——— مولانا زبیر افضل عثمانی

بار اول ——— جنوری ۱۹۷۳ء

تعداد اشاعت ——— ۲۰۰۰ (دو ہزار)

قیمت فی جلد ——— [redacted]

مطبع ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

سول ایجنٹ

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

باب ۷۸

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف آپ معرفت و حقیقت کے منبع و مخزن تھے اور آپ کا شمار معتبر صوفیائے کرام میں ہوتا تھا گو جائے ولادت میں اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ آپ بغداد میں تولد ہوئے اور سنِ بلوغ تک وہیں مقیم رہے۔ آپ کی کرامات و ریاضت اور نکات و رموز بیشمار ہیں جن کو یکجا کرنا بہت دشوار ہے۔ آپ نے اپنے دور کے تمام بزرگوں کو دیکھا اور فیض بھی حاصل کیا۔ آپ امام مالک کے پیروکار تھے اور بہت سی احادیث بھی آپ نے تحریر کر رکھی تھیں اس کے علاوہ آپ کی عبادت و ریاضت میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اور ستر سال کی عمر پا کر ۳۳۴ھ ماہ ذی الحجہ میں انتقال ہوا۔

حالات آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تیس سال تک حدیث و فقہ کا درس لیا جس کے بعد میرے سینے سے ایک خورشید طلوع ہو گیا اور جب مجھ کو خدا کی طلب کا اشتیاق پیدا ہوا تو میں نے بہت سے اساتذہ کی خدمت میں رجوع ہو کر اپنا مقصد ظاہر کیا لیکن کوئی بھی مجھے راستہ نہ دکھا سکا۔ کیونکہ ان میں سے ایک بھی بذات خود راستے سے واقف نہیں تھا بس مجھ سے تو اتنا کہہ دیتے تھے کہ ہم غیب کے سوا سب کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حیرت زدہ ہو کر ان سے عرض کیا کہ آپ لوگ تاریکی میں ہیں اور میں روزِ روشن میں ہوں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ولایت چوروں کے سپرد نہیں کی۔ یہ سن کر سب لوگ برہم ہو گئے اور میرے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا۔

ابتداء میں آپ نہاوند نامی جگہ کے سردار تھے اور جب تمام امیروں اور سرداروں کو دربار خلافت میں طلب کیا گیا تو آپ بھی وہاں تشریف لے گئے اور جس وقت خلیفہ سب کو خلعت عطا کر کے رخصت کرنے والا تھا اس وقت ایک امیر کو چھینک آئی اور اس نے خلعت کی آستین سے ناک صاف کر لی جس کی سزا میں خلیفہ نے خلعت واپس لے کر اس کو برطرف کر دیا۔ اس وقت آپ کو یہ تنبیہ ہوئی کہ جو شخص مخلوق کی عطا کردہ خلعت سے گستاخی کر کے ایسی سزا کا مستوجب ہو سکتا ہے تو خدا کی عطا کردہ خلعت کے ساتھ گستاخی کرنے والے کی تو نہ جانے کیا سزا ہوگی۔ اس خیال کے بعد آپ نے خلیفہ سے عرض کیا کہ تو مخلوق ہو کر اس چیز کو ناپسند کرتا ہے کہ کوئی تیری عطا کردہ خلعت سے بے ادبی نہ کرے جب کہ تیری اور تیری خلعت کی مالک الملک کی خلعت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں۔ لہٰذا اس نے مجھکو اپنی معرفت کی جو خلعت عطا فرمائی ہے میں بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کو ایک مخلوق کے سامنے کثیف کر دوں۔ یہ کہہ کر دربار سے باہر نکلے اور

الہٰی کے متمنی ہوتے ہیں اس لئے کہ اگر وہ مصاحبت کے خواہاں ہوں تو گویا بت پرستی کے مرتکب کہلائے جائیں گے لہٰذا ان کے واسطے یہی بہتر ہے کہ اپنی پہلی حالت پر قائم رہیں اس لئے کہ فاسق موحد رہبانیت پسند زاہد سے افضل ہے اسی وجہ سے میں اپنے پاس آنے والوں کو خدا کا راستہ بتا دیتا ہوں اس میں اگر وہ ہلاک بھی ہو جائیں جب بھی اپنے مقصد سے محروم نہیں رہیں گے۔ اور اگر سفر کی صعوبتیں حاصل کر لیں گے تو انہیں وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دس سالہ مجاہدات سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا

آپ کا قول تھا کہ جب راستے میں میری نظر مخلوق پر پڑتی ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ ہر نیک بخت کی پیشانی پر لفظ سعید اور ہر بد بخت کی پیشانی پر لفظ شقی تحریر ہوتا ہے۔ بعض اوقات آپ ضرب لگا کر آہ افلاس آہ افلاس کہا کرتے تھے اور جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ انسانوں کی مجالست، ان کی محبت، ان سے ربط و ضبط، اور ان کی خدمت کرنے سے مفلس ہوں

ایک مرتبہ بہت بڑا ہجوم ایک جنازے کے ساتھ تھا اور اس کے پیچھے ایک شخص الا من فراق الوالد کہتا ہوا چل رہا تھا لیکن جب آپ کی نظر جنازے پر اور اس شخص پر پڑی تو اپنے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے فرمایا الا من فراق الاحد اس کے بعد فرمایا کہ ابلیس نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ تم اپنے صفائے باطن پر نازاں نہ ہو کیونکہ اس تہہ میں تاریکیاں پنہاں ہیں۔

ایک دن آپ نے عالم وجد میں حضرت جنید کے یہاں پہنچ کر ان کے بندھے ہوئے صافے کو کھول ڈالا اور لوگوں کے سوال پر فرمایا کہ اس کی بندش مجھے بھلی معلوم ہوئی اس لئے کھول ڈالا۔

ایک دن حضرت جنید کی بیوی اپنے گھر میں بیٹھی کنگھی کر رہی تھیں کہ اسی دوران اچانک آپ بھی وہاں جا پہنچے اور جب انہوں نے پردہ کرنے کا قصد کیا تو حضرت جنید نے فرمایا کہ پردے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ جماعت صوفیاء کے مستوں کو فردوس و جہنم تک کی تو خبر ہوتی نہیں پھر بھلا وہ کسی عورت پر کیا نظر ڈال سکتے ہیں اور جب کچھ وقفہ کے بعد حضرت شبلی نے رونا شروع کیا تو حضرت جنید نے اپنی زوجہ کو پردے میں چلے جانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اب یہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ رہے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت جنید نے فرمایا مَنْ طَلَبَ وَجَدَ یعنی جس نے خدا کو طلب کیا پا لیا۔ آپ نے کہا یہ بات نہیں بلکہ یوں کہئے کہ مَنْ وَجَدَ طَلَبَ یعنی جس نے پا لیا اس نے طلب کیا۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جنید نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور حضرت شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور جب حضرت جنید نے حضرت شبلی سے پوچھا کہ تم کیا عمل کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر یہ آیت تلاوت کرتا ہوں۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. یہ سن کر حضرت جنید نے فرمایا کہ یہ مرتبہ تمہیں اسی لئے حاصل ہوا ہے